السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص اپنا فرضی حج ادا کرچکا ہو اور دوسری بار حج کرسکتا ہو تو کیا اسے دوسری بار حج کرنے کے عوض یہ جائز ہوگا کہ وہ حج کے اخراجات کی رقم افغانستان کے مسلمان مجاہدین کےلیے دے دے۔ جبکہ دوسری بار حج کرنا نفلی عبادت ہے اور جہاد کےلیے چندہ دینا فرض ہے؟ ہمیں مستفید فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ (عبداللہ۔ ا۔ حائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص فریضہ حج ادا کرچکا ہو، اس کےلیے افضل یہی ہے کہ دوسرے حج کی رقم فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے چندہ میں دے دے۔ جیسا کہ افغان مجاہدین اور وہ مہاجرین جو پاکستان میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' سائل نے پوچھا: ''پھر اس کے بعد کونسا؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد۔'' سائل نے پوچھا: ''پھر اس کے بعد کونسا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''حج مبرور۔''

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے۔ گویا آپ ﷺ نے حج کو جہاد کے بعد قرار دیا۔ جس سے مراد نفلی حج ہی ہوسکتا ہے کیونکہ استطاعت کی صورت میں تو فرضی حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے اور صحیحین میں نبی ﷺ سے مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَن جَهَّزَ غازِيًا فقد غَزَا، ومَن خَلَفَه في اهلِه بِخَيرٍ فقد غَزَا))

جس نے کسی غازی کو سامان مہیا کیا تو اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر والوں کی ٹھیک طرح دیکھ بھال کی، تو اس نے جہاد کیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ افغان مجاہدین اور ان جیسے دوسرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو اپنے بھائیوں سے مالی تعاون کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان دو مذکور حدیثوں اور ان کے علاوہ دوسری حدیثوں کی بنا پر نفلی حج کی نسبت اتنی رقم جہاد میں خرچ کردینا افضل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ